روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 24 ستمبر 2012ء 6 ذیقعد 1433 ہجری 24 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 222

سب نبیوں سے افضل

حضرت فخر الدین رازیؒ (متوفّٰی 544ھ) فرماتے ہیں کہ دیکھو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔ (تفسیر کبیر رازی جلد 6 صفحہ 31)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 155)

خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 4 ترجمہ از عربی)

خدا تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمان کو جو سید المتقین تھے انواع واقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔

(راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 155)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح عظیم اپنے مخالفوں پر حاصل ہوئی کہ بجز نبی صادق دوسرے کے لئے ہرگز میسر نہیں آسکتی۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 305)

دنیا میں معصوم کامل صرف محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 324)

تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 345)

نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13,14)

نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14)

سیدنا بلالؓ فنڈ۔ ایک اعزاز

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ (مطبوعہ خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 213) میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

تذکرۃ الشہادتین

حضرت اقدس مسیح موعود نے ’’تذکرۃ الشہادتین‘‘ کا پہلا اردو حصہ 16 ؍اکتوبر 1903ء کو مکمل کیا۔ یہ حصہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 کے صفحہ نمبر 3 تا 80 میں موجود ہے۔ اس کے بعد آپ نے عربی میں تین مضامین لکھے۔ پہلا مضمون: ’’اَلْوَقْتُ وَقْتُ الدُّعَاءِ لَا وَقْتُ الْمَلَاحِمِ وَ قَتْلِ الْاَعْدَاءِ‘‘ دوسرا مضمون: ’’ذِکْرُ حَقِیْقَۃِ الْوَحْیِ وَ ذَرَائِعُ حُصُوْلِہٖ‘‘ اور تیسرا مضمون: ’’عَلَامَاتُ الْمُقَرَّبِیْن‘‘ کے نام سے لکھا۔ یہ مضامین کتاب تذکرۃ الشہادتین کا حصہ ہیں اور جلد 20 کے صفحہ نمبر 81 تا 125 میں موجود ہیں۔

8؍نومبر 1903ء کو میاں نور احمد صاحب کابلی جو حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کے شاگرد تھے قادیان تشریف لائے تو آپ نے ان سے مروی چند واقعات درج فرمائے جو صفحہ 126 تا 128 میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کی غرض جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ اللہ کی راہ میں دو قربانیوں کا ذکر ہے۔ ایک حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب اور دوسرے ان کے شاگرد رشید حضرت عبد الرحمٰن صاحب۔ دراصل قربانی کے یہ دونوں واقعات حضور کے الہام مندرجہ براہین احمدیہ ’’شَاتَانِ تُذْبَحَانِ‘‘ کے مطابق ظہور میں آئے۔ بلکہ خود حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کو ان کی شہادت کے بارے میں بار بار الہام ہوا اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کہ آسمان شور کر رہا ہے اور زمین اس شخص کی طرح کانپ رہی ہے جو تپ لرزہ میں گرفتار ہو۔ دنیا اس کو نہیں جانتی یہ امر ہونے والا ہے اور فرمایا کہ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دے دے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کے لئے یہی چاہا ہے۔‘‘

آپ نے اس کتاب کی ابتداء میں جو باتیں اپنی بعثت اور حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے فرمائی تھیں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ کو چودہویں صدی کا مجدد مقرر فرمایا گیا اور پھر فرمایا کہ ’’بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل (دین حق) کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ وہ مَیں ہی ہوں اور مکالمات الٰہیّہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ نیز فرمایا: ’’اور اس کی تصدیق کیلئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے‘‘ اور خسوف کسوف کا، طاعون، ذوالسنین ستارے کے نکلنے اور اونٹنیوں کے بیکار ہونے کے نشانات کا ذکر فرمایا اور اس بارے میں اپنے عربی الہامات کا ذکر کیا اور قرآن وحدیث سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں دلائل دیئے اور ساتھ حضرت الیاسؑ کے آسمان سے نزول کا جو یہود سے وعدہ تھا اس کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہود اب تک کہتے ہیں کہ وہ نازل نہ ہوا حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے یہود سے کہا تھا کہ یوحنا نبی اصل میں الیاس ہے۔

اور پھر آپ نے صحابہ کرامؓ کے تمام انبیاء سابقین کی وفات پر اجماع کا ذکر کیا اور فرمایا کہ: ’’وعظ صدیقی کے بعد کل صحابہ اس بات پر متفق ہوگئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے جتنے نبی تھے سب مرچکے ہیں اور یہ پہلا اجماع تھا جو صحابہ میں ہوا۔

پھر آپ نے حضرت عیسیٰؑ کی سولہ (16) خصوصیتوں کا ذکر کیا جو مختصراً درج ہیں:-

(1) حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف موعود رسول تھے۔ (2) اس وقت یہود کے پاس آئے جب یہود اپنی حکومت کھو بیٹھے تھے۔ (3) اور فرقوں میں منقسم ہوگئے تھے۔ (4) اور آپ صلح کا پیغام لے کر آئے تھے اور آپ کو جہاد کا حکم نہ تھا۔ (5) آپ کے وقت یہود علماء کا چال چلن بگڑ گیا تھا۔ (6) آپ قیصر روم کی عملداری میں مبعوث ہوئے۔ (7) رومی سلطنت حضرت عیسیٰؑ کے مذہب کی مخالف تھی۔ (8) آپؑ کے وقت میں ایک نیا ستارہ نکلا۔ (9) آپؑ کو صلیب چڑھایا گیا تو سورج گرہن ہوا۔ (10) یہودیوں میں سخت طاعون پھیلی۔ (11) یہود نے آپؑ پر مذہبی تعصب سے مقدمات بنائے۔ (12) آپؑ کو صلیب چڑھایا گیا تو ساتھ ایک چور بھی صلیب چڑھایا گیا۔ (13) پیلاطوس نے آپؑ کو بے گناہ جانا۔ (14) وہ بن باپ تھا سو بنی اسرائیل میں سے نہ تھا اور چودہویں صدی میں آیا۔ (15) اس وقت کافی سہولتیں سفر وحضر کی نکل آئی تھیں۔ (16) بن باپ ولادت میں آدم سے مشابہ تھا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود نے ثابت کیا کہ یہ خصوصیتیں آپ میں موجود ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: یہ تمام وہ باتیں ہیں کہ کئی دفعہ اور کئی پیرایوں میں مَیں نے مولوی عبداللطیف صاحب کو سنائی تھیں اور تعجب کہ انہوں نے میرے پاس بیان کیا کہ یہ باتیں پہلے سے میرے علم میں ہیں اور بہت سے ایسے عجیب دلائل حضرت مسیح کی وفات اور اِس بات پر سُنائے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود ہونا چاہئے جس سے مجھے بہت تعجب ہوا اور اس وقت شعر حسن زبصرہ بلال ازحبش یاد آیا۔ اور اکثر ان کا استدلال قرآن شریف سے تھا اور پھر آپ نے بعض پیشگوئیاں جو دشمن کی نظر میں پوری نہیں ہوئیں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ پیشگوئیاں کس قدر صفائی سے پوری ہوچکی ہیں۔

پھر آپ نے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے آپ کی بعض کتابیں پڑھی تھیں اور وہ حج کو نکلے تو قادیان تشریف لائے اور آپ پر ایمان لائے۔ اور واپسی پر امیر کابل نے آپ کو بلایا اور قید کرلیا اور ایک من چوبیس سیر کی زنجیر آپ کو ڈال دی گئی اور ساتھ آٹھ سیر وزنی بیڑی پہنائی گئی۔ امیر کامل نے خلاف عادت بار بار وعدہ کیا کہ اگر وہ آپ کی بیعت توڑ دیں تو نہ صرف رہا ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر عزت پائیں گے۔ فرمایا کہ: ’’وہ قید کی تمام مدّت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں۔ اور اس عقیدہ سے توبہ کریں تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیئے جاؤ گے۔‘‘

آپ کا کابل کے مولویوں سے ایک مباحثہ ہوا اور مولویوں نے مباحثہ کے دلائل کو پوشیدہ رکھ کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور رجم کی سزا سنائی اگرچہ اس کے بعد بھی بار بار آپ کو توبہ کا کہا گیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا کہ ضرور ہے کہ میں اس راہ میں جان دوں تب اُس نے یہ بھی کہا کہ میں بعد قتل چھ 6 روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی الٰہی کی بنا پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت... مرحوم منقطعین میں داخل ہو چکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتوں سے یہ خبر پا کر ایسا اُس نے کہا۔‘‘ آخر دشمن نے آپ کے نتھنوں میں رسی ڈالی اور کھینچ کر آپ کو ایک میدان میں لے گئے جہاں آپ کو سنگسار کر دیا اور امیر کابل کو آپ کی سچائی پر اس قدر یقین تھا کہ آپ کے قول کہ ’’میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا‘‘ پر ظاہری یقین کر کے چالیس دن تک جہاں آپ کی نعش مبارک پڑی تھی پہرہ لگائے رکھا۔ حضور آپ کی شہادت کے متعلق فرماتے ہیں: ’’مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔‘‘ نیز فرمایا: ’’اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔‘‘

آپ کی وفات کے چالیس دن کے بعد آپ کے شاگردوں کو موقعہ ملا کہ وہ آپ کی نعش مبارک پتھروں سے نکال سکیں اور ان کی گواہی ہے کہ اتنے دنوں بعد آپ کی نعش مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ آخر میں حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آخری سفر کی تیاری رکھیں۔ اور فرمایا کہ ان قربانیوں کی پیشگوئی براہین احمدیہ میں پہلے سے کردی گئی تھی۔

آخر میں حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

’’اُس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی رُوح رکھتے ہوں۔ اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ (قربانی) مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے اُن کے قائم مقام پیدا کردے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہوجائے گی۔‘‘

آپ نے اس کتاب میں اپنی جماعت کیلئے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس کے الفاظ ہیں کہ:

’’اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔‘‘

تالی نہ بجانا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود ہم بچوں سے بہت پیار کرنے والے، بے حد خیال رکھنے والے تھے۔ مجھ سے تو خاص طور پر بہت محبت کی، بہت ناز اٹھائے کبھی خفا ہونا یاد میں نہیں۔ ایک بار لڑکیوں کے ساتھ کوئی تالی بجانے والا کھیل کھیل رہی تھی۔ میں بھی بجانے لگی تو مجھے کہا کھیلو مگر تم نہ کبھی تالی بجانا، یہ لوگ بجایا کریں۔

(الفضل لندن 18 فروری 2005ء ص 14)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں عورت اور مرد کے لئے نکاح اور شادی کے اہم بندھن کو نبھانے کے لئے بڑی اہم باتوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے

خطبہ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ تقویٰ یہی ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی بیزار ہو کر ترک کرنا، ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو دل کی گہرائیوں سے چاہتے ہوئے اختیار کرنا

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ زینت تقویٰ کا لباس پہننے سے ملتی ہے اور لباس تقویٰ ان کو میسر آتا ہے جو اپنے ایمانی عہدوں اور امانتوں کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

ایک دوسرے کے لئے اپنی زبان، کان اور آنکھ کا صحیح استعمال کرو تو تمہارے مسائل کبھی پیدا نہیں ہوں گے

رشتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفو کا بھی خیال رکھو اور کفو میں بہت ساری چیزیں آجاتی ہیں

ماں باپ صرف خود ہی خیال نہ رکھیں اپنے بچوں کو بھی رحمی رشتوں کا تقدس اور احترام سکھائیں

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر 23/جولائی 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ آیات جو آپ کے سامنے، اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی تھیں یہ تین مختلف سورتوں کی آیات ہیں جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔ عام طور پر مردوں کی زیادہ تعداد نکاح میں شامل ہوتی ہے، اُن کو تو ان آیات کا پتہ ہے۔ کم ازکم یہ پتہ ہے کہ یہ آیات نکاح پر پڑھی جاتی ہیں۔ یہ مَیں نہیں کہہ رہا کہ اُن کو اس پر عمل کرنے کا بھی پتہ ہے۔ لیکن خواتین بہت کم نکاحوں میں شامل ہوتی ہیں اُن کے سامنے اس کا مضمون بیان کرنے کے لئے مختصراً میں نے آیات کا انتخاب کیا تھا۔

ان آیات میں عورت اور مرد کے لئے نکاح اور شادی کے اہم بندھن کو نبھانے کے لئے بڑی اہم باتوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ پہلی اہم بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ تقویٰ ہے۔ ان آیات میں سے پہلی آیت سورۃ النساء کی ہے جیسا کہ آپ کو بتایا گیا۔ دوسری اور تیسری سورۃ احزاب کی آیات ہیں۔ چوتھی سورۃ الحشر کی آیت ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سب سے پہلی بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ تقویٰ ہے۔ پہلی آیت میں تقویٰ کا لفظ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ پھر دوسری آیت میں تقویٰ کا ذکر ہے۔ پھر چوتھی اور آخری آیت میں دو مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ گویا کہ خطبہ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے اور ہر مرتبہ جب تقویٰ کا ذکر آیا ہے تو فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو اور ساتھ ہی اس کے بعد ایک نئی ہدایت فرمائی کہ اس لئے تقویٰ اختیار کرو کہ یہ عمل تمہارے ہوں، اس لئے کہ یہ عمل تم نے سرانجام دینے ہیں، اس لئے کہ یہ اعمال ہیں جو تمہارے لئے اس بندھن کو نبھانے کے لئے ضروری ہیں۔

کل میں نے تقویٰ کا ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود ہم میں تقویٰ کا بہت اونچا معیار دیکھنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ یہ تقویٰ کی جڑ ہی ہے جو انسان اگر اپنے اندر قائم کر لے تو اُسے سب کچھ مل جائے گا۔ نہ یہ دنیا کی جاہ و حشمت، نہ یہ دنیا، نہ یہ دنیا کا علم، سب کچھ کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اگر ایک مومن اور مومنہ یہ سمجھتی ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے، یہ سمجھتا ہے کہ جو عہد میں دہرا رہا ہوں وہ اس لئے ہے کہ یہ میرے دل کی آواز بن جائے اور اس پر عمل کرنے والا بنوں تو اُس کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اس کے بغیر نہ عہد پورے ہو سکتے ہیں، نہ ایک مومن اور مومنہ اپنے ایمان کی حالت کو قائم رکھنے والا بن سکتا ہے۔ اگر یہ قائم ہو جائے تو پھر دین بھی مل جائے گا اور دنیا بھی مل جائے گی۔ ایک انسان عورت ہو یا مرد جب ایمان کا دعویٰ کرتا ہے، مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو یقیناً اُس کی یہ خواہش ہوتی ہے اور سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ خدا کو پالے تاکہ اُس کا دین سنور جائے اور اُس کی دنیا بھی سنور جائے۔ پس اگر خدا کو پانا ہے، اُس کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو پھر تقویٰ پر چلنا انتہائی ضروری ہے اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی بیزار ہو کر ترک کرنا، ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو دل کی گہرائیوں سے چاہتے ہوئے اختیار کرنا اور برائیوں کی تعریف یا نیکیوں کی تعریف خود انسان نے نہیں کرنی بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کے احکامات میں تلاش کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور سنت میں تلاش کرو۔ حضرت مسیح موعود جن کو اس زمانے کے لئے امام بنا کر بھیجا گیا تاکہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم لوگوں پر واضح کریں اُن کے ارشادات کو پڑھو اور نوٹ کرو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو کہ اُن میں سے کون کون سی ایسی باتیں ہیں جن سے ہمیں روکا گیا ہے، جو برائیاں ہیں۔ اور کون کون سی ایسی باتیں ہیں جنہیں کرنے کا ہمیں کہا گیا ہے جو نیکیاں ہیں اور اچھائیاں ہیں۔ صرف ان آیات میں تقویٰ کی تلقین نہیں کی گئی بلکہ قرآنِ کریم میں بیشمار جگہ پر اس کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں‘‘۔

(ایّام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری

قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبّہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتّی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 209-210)

پس یہ وہ معیار ہے جو اگر حاصل ہو جائے تو معاشرے کو بہت سے مسائل سے بچا لیتا ہے۔ یہ وہ معیار ہے جو ہمارے اندر پیدا ہو جائے تو ہماری دنیا بھی دین بن جاتا ہے۔ ہماری ہر خواہش جو بھی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کی کوئی خواہش ایسی نہیں ہوتی جو صرف دنیا میں پڑے رہنے سے حاصل ہو اور یہ تقویٰ اگر حاصل ہو جائے تو پھر معاشرے کی بنیادی اکائی مرد اور عورت ہیں جو گو مختلف صنف سے اُن کا تعلق ہے لیکن میاں بیوی کے رشتے میں منسلک ہونے کے بعد ایک اکائی بن جاتے ہیں۔ یہی وہ رشتہ اور جوڑ ہے جس سے آگے نسل چلتی ہے۔ اگر اس اکائی میں تقویٰ نہ ہو، اس جوڑے میں تقویٰ نہ ہو تو پھر آئندہ نسل کے تقویٰ کی بھی ضمانت نہیں اور معاشرے کے اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کی بھی ضمانت نہیں، کیونکہ ایک سے دو اور دو سے چار بن کے ہی معاشرہ بنتا ہے۔ پس ایک مومن جب تقویٰ کی تلاش میں ہوتا ہے تو وہ صرف اپنے لئے نہیں ہوتا بلکہ اپنی نسلوں کے لئے بھی، اپنے معاشرے کے لئے بھی اور جب اس بنیادی اکائی میں یہ تقویٰ ہوگا تو آئندہ نسل میں بھی تقویٰ کی ضمانت بن جائے گی اور پھر معاشرے کے تقویٰ کی ضمانت ہوگی۔ اعلیٰ اخلاق معاشرے میں ہمیں نظر آئیں گے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تقویٰ سلامتی کا تعویذ ہے۔ پس اگر تو آپ سلامتی چاہتی ہیں اور یقیناً ہر شخص چاہتا ہے، چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہو، یا مذہب پہ یقین نہ بھی رکھتا ہو تو وہ یہ چاہتا ہے کہ سلامتی کے حصار میں ہو۔ اُس کو سلامتی پہنچتی رہے۔ دوسرے کو چاہے وہ سلامتی پہنچانے والا ہو نہ ہو، اپنے لئے وہ سلامتی چاہتا ہے۔ ایک بدمعاش ہے، ایک چور ہے، ایک ڈاکو ہے، وہ دوسرے کو بیشک نقصان پہنچاتا ہوا اپنے آپ کو وہ چاہے گا کہ ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہوں۔ پس جب ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ اُس کو سلامتی ملے اور اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچے، اُس کے دن اور رات خیریت اور عافیت سے گزریں، ہر دشمن سے وہ محفوظ رہے، ہر پریشانی سے بچتا رہے، اُس کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے، تو پھر ایک مومن اگر یہ چاہتا ہے تو اُس کے لئے یہ راستہ ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے۔ پس حضرت مسیح موعود نے ہم پر یہ نکتہ واضح فرمایا ہے کہ اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو تقویٰ کو اختیار کرو کہ تقویٰ ہی سلامتی کا ایک تعویذ ہے جو تمہاری سلامتی کی ضمانت ہے۔ تم تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتے ہو۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 22)

پس جس کے لئے خدا جاگے اور اُس کی ہر شر سے حفاظت فرمائے تو وہ سلامتی کے ایک ایسے زبردست حصار میں آجاتا ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ کریم میں فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے بھی وضاحت فرمائی ہے کہ اس سلامتی کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے ہر برائی سے بچنا ضروری ہے اور ہر نیکی کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ جب حقیقی رنگ میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے تو پھر بدیوں سے انسان بچتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کی قوت بخشتی ہے اور جب یہ قوت حاصل ہو جائے تو پھر انسان کے پاس وہ انمول تعویذ آجاتا ہے جو سلامتی کی ضمانت ہے۔ انسان ایک ایسے مضبوط قلعے میں آجاتا ہے جس کے اردگرد خدا تعالیٰ نے پہرہ بٹھایا ہوا ہے جس تک کوئی شیطانی حربہ نہیں پہنچ سکتا۔ شیطانی خیالات اور جذبات اُسی وقت اُبھرتے ہیں جب انسان خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، جب خدا تعالیٰ کا خوف نہیں رہتا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو کبھی کوئی ایسی حرکت انسان سے سرزد نہیں ہو سکتی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہو اور دنیا کے امن کو برباد کرنے والی ہو، اپنے معاشرے کے امن کو برباد کرنے والی ہو، اپنے گھروں کے سکون اور امن کو برباد کرنے والی ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’تم اس قلعہ میں آکر بہت سے فتنوں سے بچ جاتے ہو، محفوظ ہو جاتے ہو۔ فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ جاتے ہو۔

پس آج کے معاشرے میں ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ اپنی زندگیوں میں امن و سکون پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے انسان کو مختلف قسم کے فتنوں سے بچنے، فتنوں اور خطرناک جھگڑوں سے بچنے اور بچانے کے راستے سکھائے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے انسان ان راستوں پر توجہ نہ دے کر اپنی زندگیوں کو برباد کر لیتا ہے۔ اس خوبصورتی سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن اور مومنہ کے لئے مہیا فرمائی ہے۔ جو ایک مومن اور مومنہ کا طرّہ امتیاز ہونا چاہئے جو اس کے حسن کو چار چاند لگا دے۔

کپڑے یا ظاہری حسن کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل حُسن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ عورت کو اپنے حسن اور زینت کا بڑا خیال رہتا ہے لیکن بہت سی ایسی ہیں جو اپنی اصل زینت سے بے خبر رہتی ہیں۔ میک اَپ کرنے سے، کپڑے پہننے سے، زیور پہننے سے زینت نہیں ملتی۔ اصل زینت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے۔ اُس حسن سے بے خبر رہتی ہیں جس سے اُن کا حسن و زینت کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور جو آزادی حاصل کر کے نہیں ملتی۔ اس معاشرے کی فضولیات میں گم ہو کر نہیں ملتی۔ جو حجاب ختم کر کے نہیں ملتی۔ جو سر ننگے کرنے سے نہیں ملتی۔ جو اپنے خاوندوں کے سامنے دنیاوی خواہشات پیش کرنے سے نہیں ملتی۔ یا مَردوں کے لئے بھی ایک زینت ہے، مَردوں کو وہ زینت، فیشن ایبل عورت سے رشتہ کرنے سے نہیں ملتی، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے سے ملتی ہے۔ آجکل مغرب کے زیرِ اثر ہو کر ہماری بعض عورتیں بھی اس قسم کا اظہار کر دیتی ہیں کہ شاید یہی زینت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زینت تقویٰ کا لباس پہننے سے ملتی ہے۔ اور لباسِ تقویٰ اُن کو میسر آتا ہے جو اپنے ایمانی عہدوں اور اَمانتوں کو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں چاہے وہ مَرد ہوں یا عورتیں ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اپنے جسم کے تمام اعضاء کو جو ظاہری اعضاء ہیں ان امانتوں کا حق ادا کرنے والا بناؤ۔ ہر مرد اور عورت کا کام ہے کہ اپنے کان، آنکھ، زبان اور ہر عضو کے استعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے استعمال کریں۔ اب عائلی جھگڑوں میں دیکھا گیا ہے کہ زبان، کان، آنکھ جو ہیں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ مرد ہیں تو وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ عورتیں ہیں تو وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کر رہیں۔ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ مَیں اکثر اُن جوڑوں کو جو کسی نصیحت کے لئے کہتے ہیں یہ کہا کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کے لئے اپنی زبان، کان، آنکھ کا صحیح استعمال کرو تو تمہارے مسائل کبھی پیدا نہیں ہوں گے۔ زبان کا استعمال اگر نرمی اور پیار سے ہو تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں۔ اسی طرح اب عموماً دیکھا گیا ہے چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں ہیں، جب مقدمات آتے ہیں، جھگڑے آتے ہیں تو یہ مرد یا عورت کی زبان ہے جو ان جھگڑوں کو طول دیتی چلی جاتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب پھر انہوں نے فیصلہ کر لیا ہوتا ہے یا فیصلہ کرنے کی طرف جاتے ہیں کہ ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح دونوں طرف کے رحمی رشتوں یا دوسری ایسی باتوں کو جن کے سننے سے کسی قسم کی بھی تلخی کا احتمال ہو اُن سے اپنے کان بند کر لو۔ بعض دفعہ اگر ایک شخص یا ایک فریق کوئی غلط بات کرتا ہے تو دوسرا بھی اُس کو اسی طرح تُرکی بہ تُرکی جواب دیتا ہے۔ اگر جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے تھوڑے وقت کے لئے کان بند کر لئے جائیں تو بہت سارے مسائل وہیں دب سکتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ مرد یا عورتیں عادی جھگڑنے والے ہوں اُن کے علاوہ عموماً جھگڑے نہیں ہوتے۔ پس کان بند کرو، امن میں آجاؤ گے۔

مَیں ایک واقعہ بتایا کرتا ہوں اور یہ سچا واقعہ ہے کہ ایک خاوند اور بیوی جھگڑا کر رہے تھے۔ ایک چھوٹی بچی اُن کو دیکھ رہی تھی اور بڑی حیران ہو کر دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُن دونوں کو خیال آیا کہ ہم غلط کام کر رہے ہیں۔ اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے ویسے ہی بچی سے پوچھا کہ کیا تمہارے ماں باپ نہیں لڑتے، اُمی ابا نہیں لڑتے یا ایک دوسرے سے سختی سے نہیں بولتے؟ یا ناراض نہیں ہوتے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ اگر میرے باپ کو غصہ آتا ہے تو میری ماں خاموش ہو جاتی ہے اور ماں کو غصہ آتا ہے تو باپ خاموش ہو جاتا ہے تو ہمارے ہاں لڑائی آگے نہیں بڑھتی۔ تو پھر اس سے یہ نیک اثر بھی بچوں پر پڑتا ہے۔ ایک دوسرے کی برائیوں کو دیکھنے کے لئے آنکھیں بند رکھو اور ایک دوسرے کی اچھائیاں دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔ آخر ہر شخص میں چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے اچھائیاں بھی ہوتی ہیں، برائیاں بھی ہوتی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے عموماً مَرد پہل کرتے ہیں کہ اُن کو عورتوں کی برائیاں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر جواباً جب عورتیں برائیاں تلاش کرنا شروع کرتی ہیں تو اتنی دور تک نکل جاتی ہیں کہ پھر واپسی کے راستے نہیں رہتے۔ پھر ایسی ناجائز چیزوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہئے جن سے تمہارے تقویٰ پر حرف آتا ہو۔ پھر گھر کے مسائل جن سے آپس کے اعتماد کو ٹھیس لگتی ہے اگر آنکھوں کی پاکیزگی رکھو تو پھر یہ ٹھیس نہیں لگتی اور یہ مسائل ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے دل کو ناجائز باتوں کی آماجگاہ نہ بننے دو۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھرے رکھو تو پھر کبھی مسائل نہیں پیدا ہوتے۔ کبھی شیطان چور دروازے سے دل میں داخل ہو کر گھروں میں فساد نہیں کرتا۔ شیطان کوئی

ایسی شخصیت نہیں ہے جس کا پتہ لگ جائے کہ کس طرح آیا ہے؟ ہر بُری صحبت، ہر بُرا دوست جو تمہارے گھر کو برباد کرنے کی کوشش کرے، جو خاوند کے خلاف یا ساس کے خلاف یا نند کے خلاف یا خاوند کو بیوی کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرے، یا کوئی ایسی چھوٹی سی بات کر دے جس سے دل میں بے چینی پیدا ہو جائے تو وہ شیطان ہے۔ پس ایسے شیطانوں کا خیال رکھنا ہر مومنہ اور مومن کا فرض ہے۔ اور پھر جب یہ اعتماد قائم ہو جاتا ہے تبھی اس بندھن کی جو بنیاد ہے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اگر یہ اعتماد ختم ہو جائے تو وہی محل جو پیار اور محبت کے عہد کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہوتا ہے زمین بوس ہو جاتا ہے بلکہ کھنڈر بن جاتا ہے۔

پس ایک مومن جہاں اپنے خدا سے کئے گئے عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے وہاں مخلوق کے عہد کو بھی پورا کرنے کی بھرپور کوشش ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کل بھی کہا تھا کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ کی ادائیگی کے معیار حاصل نہیں ہو سکتے۔ اُس میں بھی بال آنے لگ جاتے ہیں، کریک آ جاتے ہیں اور جب کسی برتن میں ایک دفعہ کریک (Crack) آ جائے تو پھر وہ آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس حقوق العباد کی ادائیگی بھی بہت ضروری ہے اور حقوق العباد میں خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ معاشرے اور اگلی نسل کی بہتری کے لئے ان کی بہت اہمیت ہے اس لئے ان کو بجالانا ایک حقیقی مومن کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اس لئے توجہ دلائی ہے اور یہ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے نکاح کے موقع پر رکھی ہیں کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو، تبھی تم خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی بھی صحیح رنگ میں ادائیگی کر سکو گے۔ اور اپنے معاشرے کی امانتوں اور عہدوں کی بھی صحیح طرح ادائیگی کر سکو گے۔ پس ہر مومن اور مومنہ کو یاد رکھنا چاہئے، ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے عہد کے دعوے کو تبھی پورا کرنے والے بن سکتے ہیں جب اپنے ہر رشتے کی جو بنیاد ہے اُس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

شادی کا پاک رشتہ جہاں خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کی تسکین کے سامان کے لئے قائم فرمایا ہے وہاں انسانی نسل کے چلانے کا ذریعہ بھی ہے۔ اور پھر اس سے وہ نسل پیدا ہو گی جس کی اگر صحیح تربیت کی جائے تو پھر وہ معاشرے کے امن کی ضمانت بن جاتی ہے۔ صرف جسمانی تسکین اور نسل چلانا ہی کام نہیں ہے۔ یہ تو جانوروں میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو اس کے کچھ لوازمات بھی ہیں۔ انسان کے لئے اس کے ساتھ ذہنی تسکین بھی ہے۔ اس لئے رشتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفو کا بھی خیال رکھو اور کفو میں بہت ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ خاندان بھی آ جاتے ہیں، تعلیم بھی آ جاتی ہے۔ لیکن اس کو بہانہ بنا کر پھر رشتے نہ کرنے یا رشتے توڑنے کے بھی جواز پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ اگر تقویٰ پر چلا جائے تو پھر یہ بہانے نہیں بنتے۔ پھر صحیح فیصلے کئے جاتے ہیں۔ پھر علمی تسکین بھی ہے جو رشتوں سے حاصل ہوتی ہے۔ روحانی سکون کے سامان بھی ہیں جو ان رشتوں سے میسر آتے ہیں۔ اگر مرد اور عورت میں ہم آہنگی ہو تو اس میں اگلی نسلوں کی ذہنی، روحانی اور علمی تربیت کے سامان بھی بہت ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک مرد اور عورت جو ایک خاندان کی بنیاد ڈالنے والے ہوتے ہیں وہ ایک معاشرے کی بنیاد ڈال رہے ہوتے ہیں۔ ایک قوم کو اچھا یا برا بنانے کی بنیاد ڈال رہے ہوتے ہیں۔ پس اس طرف بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پانچ جگہ نکاح کے موقع پر تقویٰ کا لفظ استعمال کر کے ہمیں اس کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا ہر فعل، تمہارا ہر قول، تمہارا ہر عمل صرف اپنی ذات کے لئے نہ ہو بلکہ تقویٰ پر بنیاد رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اللہ کے بھی حقوق ادا کرنے والا ہو اور ایک دوسرے کے بھی حقوق ادا کرنے والا ہو۔ اور پھر جب یہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ نسل پیدا ہوتی ہے جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں بھی ذکر ملتا ہے کہ اس نیک تربیت کی وجہ سے جو اُن کے ماں باپ نے بچوں کی کی ہوتی ہے، وہ یہ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں کہ (-) (بنی اسرائیل:25)۔ کہ اے میرے ربّ! اُن پر رحم فرما کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی ہے۔ صرف پالا نہیں ہے، میری تعلیم اور تربیت کی طرف بھی توجہ دی ہے۔ میری روحانی بہتری کی طرف بھی توجہ دی ہے۔ میری اخلاقی تربیت کی طرف بھی توجہ دی ہے۔ میری دنیاوی تعلیم کی طرف بھی توجہ دی ہے تاکہ میں معاشرے کا ایک فعال حصہ بن جاؤں۔ لیکن جن گھروں میں، عورتوں کی طرف سے بھی، مردوں کی طرف سے بھی جھگڑے ہوتے رہیں، جن گھروں میں صرف اپنی اَناؤں کی باتیں ہوتی رہیں وہاں پھر ایسے لوگ پیدا نہیں ہوتے اِلَّا ماشاء اللہ، سوائے اس کے کہ بعض گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں پھر بچے reaction دکھا رہے ہوتے ہیں اور اپنے ماں باپ سے جس کی بھی زیادتی ہو، ماں کی یا باپ کی، اُس سے متنفر ہو جاتے ہیں، گھروں سے چلے جاتے ہیں اور خود اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں، گو ایسے بہت کم ہوتے ہیں۔ پس اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے بہت ضروری ہے کہ صرف اپنی ذات کو اپنا محور نہ بنائیں بلکہ اپنے خیالات کو، اپنے جذبات کو قربان کرنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ تبھی ایک حسین معاشرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

اس دعا کا خیال بھی ایک ایسے مومن بچے کو ہی آ سکتا ہے۔ ایک ایسے شخص کو ہی آ سکتا ہے جو اس بات کا ادراک رکھتا ہو کہ تقویٰ کیا ہے؟ اور پھر اُس کو پتہ لگتا ہے کہ تقویٰ یہی ہے کہ مَیں اپنے والدین کے احسانوں کا شکرگزار بنتے ہوئے اُن کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگوں، دعا مانگوں، اُن کی بہتری کی دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے بکثرت مرد و عورت پھیلائے ہیں اور کافروں کے ذریعے سے بھی پھیلائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! تمہیں جو کثرت سے مرد اور عورت کی صورت میں پھیلایا گیا ہے تو تقویٰ اختیار کرو۔ یعنی کہ وہ خاص لوگ جن کو دین کی طرف بھی رغبت ہے اگر تمہیں خدا کی رضا مطلوب ہے، اگر تم دین چاہتے ہو تو پھر اُس تقویٰ کی تلاش کرو جو خدا تک پہنچاتا ہے۔ اُس خشیت اور اُس خوف کی تلاش کرو جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر برائیوں سے روکے اور نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بلکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ آبادی کے لحاظ سے تو کافروں کی مومنوں کے مقابلہ میں زیادہ کثرت ہے، لیکن یہاں توجہ دلائی ہے کہ حقیقی کثرت وہ ہے جو تقویٰ پر چلنے والوں کی ہے۔ کیونکہ آخری انجام، بہتر انجام اُنہی لوگوں کا ہے اور اُنہی سے دنیا کا امن اور سکون بھی قائم ہوتا ہے۔ اس لئے تم دنیا داروں سے متاثر نہ ہو جاؤ۔ اُن کی طرف دیکھ کر متاثر نہ ہو بلکہ تقویٰ پر چلو تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنو گے۔ تمہاری اولادیں بھی تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں گی اور تمہارے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

ب۔ ودود

28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

میرے عظیم خاوند مکرم پروفیسر عبد الودود صاحب

خاندانی پس منظر

آپ حضرت عبد الحمید شملوی (رفیق حضرت مسیح موعود) کے پوتے تھے والد صاحب کے نام عبد المجید عاجز تھا آپ نے 55 سال قبل محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ سابقہ صدر لجنہ حلقہ مصطفےٰ آباد کے بطن سے جنم لیا۔ پانچ بھائیوں اور تین بہنوں میں آپ کا تیسرا نمبر تھا۔ آپ بچپن میں انتہائی صحت مند سرخ وسفید اور خوبصورت بچے تھے پڑھائی میں ذہین کھیلوں کے شوقین اور دلیر۔

آپ کے والد صاحب کا سایہ شفقت نوعمری میں آپ کے سر سے اٹھ گیا لیکن باپ کو بھی اپنے اس بیٹے میں کچھ الگ صلاحیتیں نظر آئیں اسی لئے وفات سے ایک رات پہلے آپ کو اپنے پاس بلا کر بہت سی نصائح کیں اور خاص طور پر یہ کہا کہ میرے بعد اپنی والدہ اور بہنوں کا خیال رکھنا اور حقیقت میں آپ نے اس نصیحت کو ہمیشہ پلے سے باندھے رکھا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ساری ذمہ داری نوعمر بیٹوں پر آن پڑی مگر آپ کی والدہ کی نیم شبی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت بخشی اور ان کڑے حالات کو آپ سب نے اپنے لئے ایک امتحان سمجھا اور الحمد للہ سرخرو ہوئے۔

آپ نے ایم۔ اے انگلش اور ایل ایل بی کیا ہوا تھا اور عرصہ 23 سال سے کالج میں پڑھا رہے تھے اس عرصہ میں آپ کی پوسٹنگ چار مختلف شہروں میں ہوئی۔ آپ جہاں بھی جاتے آپ کے احمدی ہونے کی خبر آپ سے پہلے وہاں پہنچ جاتی۔ آپ اپنی سادگی، ایمانداری اور بلند کردار کی وجہ سے ہر جگہ عزت سے دیکھے جاتے تھے مگر بعض متعصب لوگ آپ کو نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کرتے رہے۔ بلکہ ایک پرنسپل نے تو 2 مرتبہ آپ کی ACR بھی خراب کر دی۔ مگر آپ ہمیشہ یہی کہتے کہ یہ صرف جماعتی مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے مجھے اس کی پرواہ نہیں اور قدرت کا رنگ دیکھئے جتنی دیر آپ کی پروموشن کے لئے نام نہ گیا پنجاب میں پروموشن پر پابندی لگی رہی اور آپ کا کچھ نقصان نہ ہوا۔

جماعتی خدمات

آپ نے اپنے والدین سے جماعتی خدمات کا شوق ورثے میں پایا تھا۔ آپ بتاتے تھے کہ میں ابھی طفل ہوا ہی تھا کہ سائق بنا دیا گیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا ہی رہا آپ نے خادم ہونے کے بعد لمبا عرصہ زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ مصطفےٰ آباد کا کام سنبھالا۔ پھر 1992ء سے لے کر 2001ء تک صدر حلقہ مصطفےٰ آباد رہے۔

عبادت

نماز اور تلاوت کی عادت آپ کو بچپن سے والدہ نے ڈالی تھی آپ اکثر بچوں کو بتایا کرتے تھے کہ اگر ہم فجر کے وقت اٹھ کر نماز اور تلاوت کا اہتمام نہ کرتے تو والدہ صاحبہ ناشتہ نہ دیتیں اور ہماری خوب گوشمالی ہوتی اور حقیقت میں یہ عادت ایسی پختہ تھی کہ کسی حال میں نماز نہ چھوڑتے بلکہ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہماری ازدواجی زندگی کا آغاز اور انجام نماز کے اہتمام پر ہی ہوا۔ مجھے اچھی طرح

یاد ہے جب میں رخصت ہو کر سسرال پہنچی تو آپ اس حال میں کمرے میں داخل ہوئے کہ شادی کا جوڑا پہن رکھا تھا اور قمیض کے بازو کہنیوں تک چڑھائے ہوئے تھے وضو کا پانی رومال سے خشک کرتے ہوئے آپ سیدھے جائے نماز تک گئے اور نمازیں ادا کیں پھر 28 مئی کو بھی آپ نہا دھو کر سج سنور کر جمعہ کی نماز کے لئے نکلے۔

آپ تلاوت قرآن فجر کی نماز کے بعد کرتے آپ نے کچھ عرصہ سے قرآن کریم لفظی ترجمہ سے سیکھنا شروع کیا تھا چنانچہ آپ فجر پر معمول کی تلاوت کرتے ظہر کے بعد ترجمہ یاد کرتے اور مغرب کے بعد زبانی مجھے سناتے اور میرا سبق خود سنتے اس طرح 16 یا 17 پارے سیکھ لئے تھے۔ پھر بچوں کا سبق سنا جاتا اور آخر میں حدیث کا درس ہوتا۔

تعلق باللہ

آپ ایک دعا گو انسان تھے اور شروع دن سے میرے دل میں یہ یقین تھا کہ اگر آپ میرے لئے دعا کریں گے تو وہ جلد قبول ہوگی اور بارہا مجھے اس کا تجربہ بھی رہا کہ میں کسی تکلیف میں تھی اور آپ نے دعا پڑھ کر مجھ پر پھونکا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ کیسے تکلیف ختم ہوگئی۔

قبولیت دعا

آپ کی شہادت سے ایک ماہ قبل ہمارے بیٹے عبدالمقتدر کا سالانہ امتحان تھا۔ کمپیوٹر کا پیپر تھا تو آپ کو اچانک ایک جنازہ کے ساتھ ربوہ جانا پڑ گیا۔ آپ نے جاتے جاتے مجھے کہا کہ آج یہ اپنی تیاری سے مطمئن نہیں اس کے لیے خاص دعا کرنا میں بھی کروں گا جب بچہ پیپر دے کر آیا تو خاموش ہی تھا کہنے لگا کہ درمیانہ سا پیپر ہوا ہے شام کو آپ کی واپسی ہوئی تو میں نے آپ کو یہ بات بتادی مگر آپ نہایت یقین سے کہنے لگے کہ انشاء اللہ اس پرچے میں اس کے سب پرچوں سے زیادہ نمبر آئیں گے مجھے دوران سفر خصوصی دعا کا موقع ملتا رہا ہے اور واقعی جب آپ کی شہادت کے بعد بورڈ کا رزلٹ آیا تو اس کے Computer میں سب سے زیادہ نمبر تھے 85%۔

عشق رسول ﷺ

گھر میں آپ کی موجودگی میں زیادہ تر MTA چلتا آپ کے پسندیدہ پروگراموں میں خطبہ جمعہ کے علاوہ سیرت النبی ﷺ اور سیرت صحابہؓ پر تقاریر تھیں جب بھی یہ تقاریر سنتے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر جاتے جن کو چھپانے کے لیے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں صاف کرتے جاتے۔ صبح اور رات کو بھی سیر کرتے ہوئے تسبیحات پڑھتے۔

خلافت سے تعلق

خلافت سے محبت کا خاص تعلق تھا خطبہ جمعہ سننے کے لیے بچوں کو ساتھ لے کر بیٹھتے اور ذرا شور برداشت نہ کرتے ہم سب کو بھی یہ نصیحت کرتے کہ خلافت سے خاص تعلق رکھنا چاہئے کیونکہ یہ بہت خاص وجود ہوتے ہیں۔ آپ بتاتے تھے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1974ء میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لاتے تو میں خاص طور پر ڈیوٹی پر حاضر ہوتا آپ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتا اور آپ کو قریب سے دیکھنے کی کوشش کرتا تب مجھے نور کا ایک ہالہ نظر آتا جس نے آپ کے چہرہ مبارک کو گھیرے میں لیا ہوتا تھا اور پھر یہ ہالہ پھیلتا ہی جاتا اور میں گویا اس میں گم ہو جاتا۔

ڈیوٹی کے آخری دن جب سب لڑکوں کو معانقہ کی سعادت ملی تو حضور کے سینے سے لگ کر مجھے اپنی ہوش نہ رہی۔

غربا سے ہمدردی

آپ کا دل کمزوروں کے معاملے میں بہت حساس تھا کوشش کرتے کہ خاموشی سے جا کر مدد کریں اپنے بھائیوں سے بھی کہہ رکھا تھا کہ ضرورت مند کی مدد کے لیے مجھ سے پیسے لے لیا کرو۔ آپ کے کالج میں ایک کرسچن وفات پا گیا سب لوگ تعزیت کے لئے جانے لگے تو آپ نے کہا صرف تعزیت ان کے مسائل حل نہیں کر پائے گی اس لیے سب لوگ کچھ نہ کچھ رقم دیں جس سے اس کی مدد کی جائے چنانچہ اس بیوہ کو یہ رقم دی گئی اور وہ بے اختیار دعائیں دینے لگی۔

دوسروں کو دے کر زیادہ خوشی محسوس کرتے مگر خود انتہائی سادگی پسند تھے، نہ زیادہ کپڑے بنانے کا شوق اور نہ زیادہ دوسری چیزوں کا بس صرف صاف اور پاک کپڑوں کی ضرورت ہوتی تھی۔

نظام وصیت میں شمولیت

1995ء میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی۔ انہی دنوں میں ہمارا نیا گھر زیر تعمیر تھا۔ ابھی لکڑی کا کام باقی تھا تو آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سر چھپانے کے لیے انتظام کر دیا ہے اب پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں باقی کام بعد میں کریں گے چنانچہ حصہ جائیداد ادا کرنے کے لیے کئی کمیٹیاں ڈال دیں جونہی رقم آتی آپ فوراً ادائیگی کرتے۔ چنانچہ شہادت سے پہلے سارا حصہ جائیداد ادا کر چکے تھے اور سب حساب صاف تھا بلکہ کہا کرتے تھے کہ اصل مزہ تو تب ہے جب انسان زندگی میں اپنے ہاتھ سے ادائیگی کرے۔

حق کا ساتھ دیتے

ایک مرتبہ بعض ورثا نے ایک مکان کی وراثت کی تقسیم کے سلسلے میں آپ کی مدد چاہی (کیونکہ آپ نے L.L.B کیا ہوا تھا) یہ ایک نہایت پیچیدہ کیس تھا ان ورثا میں ایک خاتون ایسی بھی تھیں جو ذہنی طور پر نارمل نہ تھیں اور ایک کم عمر بچی کی ماں تھیں آپ نے محض للہ اس مسئلے کو حل کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور کئی ماہ کی محنت کے بعد اس مکان کی شرعی تقسیم ہوگئی کئی مرتبہ مخالف پارٹی کی جانب سے دھمکیاں بھی ملتی رہتیں۔ میں نے آپ کی جان کے خوف سے کہا کہ آپ کیوں کسی کے معاملے میں پڑ رہے ہیں تو کہنے لگے جب میں حق کا ساتھ دے رہا ہوں تو مجھے کوئی ڈر نہیں ایسی کمزور ذہن خاتون کو جب حصہ جائیداد ملا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی وہ اپنے خاندان کے ساتھ شکر یہ ادا کرنے آئیں ان کی بے اختیار ہنسی اور آنکھوں کی چمک دیکھ کر آپ بعد میں کہنے لگے ”اس بے بس عورت کو خوش دیکھ کر میرے اندر سکون اتر آیا ہے شائد قدرت کو میری یہ نیکی پسند آجائے۔“

دعوت الی اللہ

آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ایک احمدی کا اچھا کردار ہی اس کی دعوت الی اللہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور درحقیقت آپ ایسے ہی کردار کے مالک تھے ہر بات کو قرآن اور حدیث سے ثابت کرنا، کم مگر سلجھی ہوئی بات کرنا، طبیعت میں حیا اور دین کے اصولوں کی پابندی آپ کو دوسروں سے ممتاز کر دیتی اور باوجود اس کے کہ لوگوں کو آپ کے احمدی ہونے کا علم تھا وہ کسی بھی شرعی مسئلے میں آپ کی رائے کو ضرور اہمیت دیتے تھے۔

عام گفتگو میں دعوت الی اللہ کا موقع پیدا کر لیتے اور یہ شوق جوانی سے تھا۔

اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت

آپ پر 1985ء میں لاہور میں کلمہ کیس بنا اس کیس میں آپ کے تین بھائی اور ایک کزن شامل تھے یہ مقدمہ تقریباً سات سال چلا۔ مگر آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اس مقدمہ نے ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھول دیے ہیں اور ہمیں بہت ترقیات سے نوازا ہے۔ چونکہ آپ خود اسیر راہ مولیٰ رہ چکے تھے اس لیے اسیران راہ مولیٰ سے بھی محبت رکھتے تھے جب ساہیوال میں مربی الیاس منیر صاحب، رانا صاحب اور دیگر احباب پر مقدمہ چلا تو آپ نے اس محبت کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔ جہاں جہاں ان اسیران کو شفٹ کیا جاتا آپ ان کی ملاقات اور مدد کے لیے پہنچتے رہے آج بھی آپ کی دراز میں پڑے الیاس منیر صاحب اور رانا صاحب کے خط ان محبتوں کی یاد دلاتے ہیں۔

خدائی حفاظت کا واقعہ

یہ واقعہ ان دنوں کا ہے جب آپ کسی امریکن کمپنی کی جانب سے مختلف شہروں کا دورہ کر رہے تھے یہ غالباً رحیم یار خان کی بات ہے آپ کا قیام جس کالج میں تھا وہ ایکڑوں میں پھیلا ہوا تھا۔ ہوسٹل میں چند ملازمین کے سوا کوئی نہ تھا آبادی بھی کافی دور تھی آپ وہاں بھی معمول کے مطابق صبح وشام واک کرتے۔ ایک روز واک کرتے کچھ دور نکل گئے مغرب کا وقت ہو رہا تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا۔ جلدی جلدی واپسی کے لیے قدم اٹھا رہے تھے کہ یوں محسوس ہوا گویا سوکھے پتوں پر کوئی چل رہا ہے۔ بے اختیار مڑ کر دیکھا تو ہوش اڑ گئے 5 یا 6 فٹ لمبا اور موٹا سانپ موجود تھا۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس ویرانے میں کس کو پکاریں دور دور تک نہ آدم نہ آدم زاد بے اختیار زبان پر دعائیں جاری ہوگئیں سانپ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔ آپ دل میں اپنے پروردگار سے مدد طلب کرتے رہے اور اچانک مدد آن پہنچی وہ نوجوان لڑکا خدائی فرشتہ ہی معلوم ہوا اچانک نہ جانے کہاں سے آ نکلا۔ آپ کے پیچھے سانپ کو دیکھ کر کہنے لگا صاحب آپ نے ہلنا نہیں ورنہ یہ حملہ کر دے گا پس ہمت سے کھڑے اس کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں میں ابھی آیا چنانچہ وہ گیا اور کچھ ہی منٹ میں ایک چادر اور ڈنڈے سمیت آ گیا پھر آپ کو ایک طرف کر کے سانپ پر بھرپور وار کیا اور آپ کو لے کر کالج کی طرف روانہ ہو گیا اور یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان بچائی۔

ازدواجی زندگی

5 دسمبر 1986ء کو قدرت نے ہم قدرے مختلف طبیعتوں کے مالک وجودوں کو ایک اٹوٹ بندھن میں باندھ دیا۔ آپ کسی حد تک بردبار اور ہر لفظ سوچ کر بولنے والے اور میں کسی حد تک بے فکر مگر قدرت نے محبت کا جو تعلق پہلے روز ہمارے درمیان قائم کیا وہ ان 23 سالوں میں کہیں کا کہیں جا پہنچا۔ انہیں محبت کے اظہار کے لیے لفظوں کی ضرورت نہ تھی۔

گھر میں داخل ہو کر مجھے دیکھتے ہی ان کے چہرے پر مسکراہٹ کا پھیل جانا اور واک سے واپسی پر میرے لیے موتیے کے پھول لانا ہر بات شیئر کرنا اور ہر پریشانی میں میرے لیے ڈھال بن جانا۔ شادی کے چھٹے سال اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا اس عرصہ میں آپ نے ایک مرتبہ بھی مجھے اس کمی کا احساس نہ دلایا۔

اے میرے خوش نصیب ساتھی! آپ کو مبارک ہو کہ آپ خدا کے پیاروں میں جا شامل ہوئے آپ کا انجام بخیر ہوا۔ آج ساری جماعت کے دل کی ہر دھڑکن آپ سب شہدا کو یہ کہہ رہی ہے۔

اے شہدائے لاہور تم پر سلام
اے شہدائے لاہور تم پر سلام

چھ اہم صحت بخش پھل

پھل قدرت کی بڑی اہم نعمت ہیں۔ پھلوں کی خوشبو اگر ہماری قوت شامہ کی بیداری کے علاوہ دل و دماغ کو راحت و تسکین عطا کرتی ہے تو رنگ برنگی خوشبودار اور خوش ذائقہ پھل حِس شامّہ اور ذائقہ دونوں کی تسکین کے علاوہ شکم سیری اور صحت کا سامان بھی کرتے ہیں۔

ان میں سے چند کا تذکرہ یقیناً دلچسپ اور معلومات افزا ثابت ہوگا۔اس مضمون میں شامل چھ پھلوں میں سے ایک کیوی فروٹ کی کاشت پاکستان میں نہیں ہوتی اور سندھ میں دوسرے کی کاشت (اناس) کا تجربہ کامیاب ثابت ہو چکا ہے۔اطلاعات کے مطابق صوبہ سرحد میں کیوی کی کاشت کا تجربہ بھی کیا جاچکا ہے،ویسے تیز رفتار ذرائع حمل و نقل کی بدولت بدیسی پھل اکثر ملکوں میں دستیاب ہیں۔مشرق وسطیٰ کے پڑوسی ملکوں میں کیوی کے علاوہ اور بھی کئی پھل فراہم ہوتے ہیں۔ان دو پھلوں کی کامیاب کاشت بھی ملکی معیشت کے لیے معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

انگور

برصغیر کا جانا پہچانا پھل ہے۔پاکستان میں اس کی وسیع کاشت ہوتی ہے۔انگور اپنی صحت بخش صلاحیت کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔صلیبی جنگوں کے تذکروں میں یہ بھی شامل ہے کہ صلاح الدین ایوبی نے انگلستان سے آئے شاہ رچرڈ سوم کی علالت کا علم ہونے پر اسے عمدہ انگوروں کا تحفہ بھیجا تھا۔

اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے ایک خط میں اورنگ آباد دکن سے کچھ فاصلے پر دریائے گوداوری کے کنارے واقع قصبے شاہ گڑھ میں کاشت ہونے والے انگوروں کے کابل کے انگوروں کی طرح خوش ذائقہ ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

انگور کا شمار کاشت ہونے والے قدیم ترین پھلوں میں ہوتا ہے۔انہیں کھانے کے علاوہ شراب سازی کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔خشک ہونے کی صورت میں بھی یہ کشمش اور منقے کی شکل میں ذائقے اور صحت کا سامان کرتے ہیں۔

انگوروں میں حیاتین الف اور حیاتین ج کے علاوہ فاسفورس بھی ہوتا ہے۔ان میں گلوکوز کے علاوہ فرکٹوس یعنی پھلوں کی شکر بھی ہوتی ہے۔انگوروں میں یہ دونوں قسم کی شکر برابر برابر ہوتی ہے۔یہ دونوں اتنی مقدار میں کسی اور پھل میں نہیں ہوتیں۔

انگور ہمیشہ موٹے اور خوش رنگ خریدنے چاہئیں۔ان کا خوشے کی شاخوں سے اچھی طرح لگا ہونا ضروری ہے اور خود ان شاخوں کو بھی سخت ہونا چاہئے کہ بآسانی ٹوٹ نہ جائیں۔بے جان لجلجی شاخیں انگور کے پرانے ہونے کی علامت ہوتی ہیں۔

انگور دو قسم کے ہوتے ہیں،سبز و سرخ یا سیاہ۔سبز انگور ہلکے زرد ہونے چاہئیں۔یہ ان کے پختہ یا پکے ہونے کی علامت ہوتی ہے۔سبز انگور کی بعض اقسام ہلکی گلابی رنگت کی بھی ہوتی ہیں۔مُرجھائے ہوئے انگور جن پر جھرّیاں پڑی ہوں،نہیں کھانا چاہئے۔یہ بھی ان کے پرانے ہونے کی علامت ہوتی ہیں۔انگوروں کو صاف پانی سے دھو لینا چاہئے۔پانی اچھی طرح نکل جانے کے بعد پلاسٹک کے بیگ میں رکھ کر ریفریجریٹر میں محفوظ کر لینا چاہئے۔

125 گرام انگوروں میں 80 حرارے ہوتے ہیں۔

اناس

پھلوں کی دکانوں پر درآمد شدہ اناس مل جاتے ہیں جو بالعموم سری لنکا،بنگلہ دیش اور ہندوستان سے آتے ہیں۔یہ پھل کبھی صرف برازیل میں ہوتا تھا ،لیکن اب دنیا کے تقریباً تمام گرم و مرطوب ملکوں میں کاشت ہوتا ہے۔اناس میں شکر اور حیاتین ج زیادہ اور ریشہ کم مقدار میں ہوتا ہے۔اس میں نشاستہ نہیں ہوتا۔پروٹین اور چکنائی برائے نام ہوتی ہے۔

اناس ہمیشہ بڑا خریدنا چاہئے۔اس کے اوپری پتے سبز اور تازہ ہونے چاہئیں۔سنگتروں کی طرح یہ جتنے بڑے ہوں گے۔ان میں رس بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔اس کی خوشبو بھی تیز ہونی چاہئے اور اسے انگلی سے کھٹکھٹانے پر ٹھک ٹھک کی آواز آنی چاہئے۔بعض قسم کے پھل اوپر سے سبز نظر آتے ہیں،اس لیے انہیں پرکھ کر خریدنا چاہئے، تاکہ آپ صرف پکے اناس ہی خریدیں۔جن پھلوں میں کلوروفل زیادہ ہوتا ہے،وہ دیر تک ہرے نظر آتے ہیں۔

اناس کو کمرے کے درجۂ حرارت پر رکھیے یا پھر ریفریجریٹر میں انہیں زیادہ عرصے تک نہیں رکھنا چاہیے،کیوں کہ اس صورت میں ان میں موجود پیکٹیک خمیر (انزائم) کے بکھرنے سے ان کا ریشہ گل کر انہیں نرم کر دے گا۔

انہیں بغیر پکائے اور سینکے کھانے سے ہی ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔ویسے انہیں تنہا یا گوشت،مرغی،مچھلی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کباب کی طرح آگ پر پکایا بھی جاسکتا ہے۔انہیں دوسری کئی ڈشوں کے ساتھ ملا کر بھی کھایا جاتا ہے۔

543 اونس میں 4-15 ملی گرام حیاتین ج ہوتا ہے اور 100 گرام میں 38 حرارے ہوتے ہیں۔

خربوزہ اور تربوز

ان کی بالعموم چار قسمیں ہوتی ہیں۔ایک کا گودا نارنجی رنگ کا ہوتا ہے۔اس کے اوسطاً 5-3 اونس گودے میں حیاتین الف کی 3200 اکائیاں ہوتی ہیں۔اس میں حیاتین ج بھی خوب ہوتا ہے۔اس پر جال بنا ہونے کے علاوہ خوشبو بھی خوب ہونی چاہیے۔ڈنٹھل کی جگہ ذرا نرم ہو تو اسے اچھے خربوزے کی اہم پہچان قرار دیا جاتا ہے۔

ہلکے زرد رنگ کے خربوزے میں بھی حیاتین ج خوب ہوتا ہے۔اچھے پکّے خربوزے کی رنگت یکساں ہوتی ہے،جب کہ کچّے کی رنگت بالکل سفید ہوتی ہے۔چونکہ یہ بالعموم ذرا سرد موسم میں آتے ہیں،انہیں زیادہ عرصے تک رکھا بھی جاسکتا ہے۔200 گرام گودے میں 58 حرارے ہوتے ہیں۔

تیسری قسم کے خربوزے بالکل سفید رنگ اور لمبوترے ہوتے ہیں جن کا گودا سبز یا پیلا ہوتا ہے۔گہری زرد چھال کے خربوزے اچھے ہوتے ہیں۔ان کے ڈنٹھل کی جگہ بھی نرم ہونی چاہئے۔خوشبو ان میں بھی ہوتی ہے ،لیکن دوسری اقسام کے مقابلے میں ذائقہ کم ہوتا ہے۔

چوتھی کے تربوز کہلاتی ہے جنہیں بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ان میں کوئی خاص غذائی جُز نہیں ہوتا،البتہ اس کے سرخ گودے میں مانع سرطان جُز لائکوپین خوب ہوتا ہے۔اچھے پکے تربوز کے بجانے سے کھوکھلی سی آواز آتی ہے اور ہلانے پر اندر کے بیجوں کی کھڑکھڑاہٹ بھی سنائی دیتی ہے۔اس کے 200 گرام گودے میں 47 حرارے ہوتے ہیں۔اسے تازہ ہی کھانا چاہئے۔ اسے کمرے کے درجۂ حرارت پر چند روز رکھ کر کھایا جاسکتا ہے۔اس کے گُودے کو پلاسٹک کی تھیلی میں اچھی طرح بند کر کے ریفریجریٹر میں زیادہ عرصے رکھا جاسکتا ہے۔اس طرح اس کی نمی برقرار رہتی ہے اور یہ جلد خراب نہیں ہوتا۔ماہرین کے مطابق خربوزے اور تربوز کے استعمال سے غذائی نالی،پھیپھڑے اور نرخرے کے سرطان سے تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

سنگترے

قدرت نے پاکستان کو اعلیٰ معیار کے ترشاوہ پھل عطا کیے ہیں۔ان میں کینو خاص طور پر قابل ذکر ہے۔بیرونی ملکوں میں اس کی بڑی مانگ ہے۔ عام ترشاوہ پھل میں خاص طور پر حیاتین ج زیادہ ہوتا ہے،جو جسم کی قوتِ مدافعت کو مستحکم رکھتا ہے۔ ایک سنگترے (کینو) کے کھانے سے جسم کو حیاتین ج کی دو روز کے لیے درکار حیاتین ج فراہم ہوتی ہے۔کینو وغیرہ کمرے کے درجۂ حرارت پر 2 ہفتوں تک تازہ رہتے ہیں۔ترشاوہ پھل جتنے وزنی ہوتے ہیں،ان میں رس اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

رس استعمال کرنے کی صورت میں تازہ پھلوں سے اسے حاصل کر کے شیشے کی بوتل میں منہ بھر کر ڈھکن سختی سے لگانا چاہئے۔بوتل اور ڈھکن کے درمیان کم سے کم جگہ چھوڑنی چاہئے، کیوں کہ اس میں بند ہوا اور حرارت کی وجہ سے حیاتین ج کی مقدار گھٹنے لگتی ہے۔اسی طرح رس پلاسٹک کی بوتل میں بھی محفوظ نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ ہوا اور حرارت کے اس میں جذب ہونے سے حیاتین ج تباہ ہو جاتا ہے۔

ڈبا بند اور نج جُوس پر درج تفصیل ضرور پڑھ لینی چاہیے۔اس میں شکر شامل ہونے کی صورت میں یہ رس خالص نہیں کہلاسکتا۔

250 ملی لیٹر خالص سنگترے کے رس میں 120 حرارے ہوتے ہیں۔سنگترے کے رس میں حیاتین ج کے علاوہ امینو ایسڈ،پرولین بھی ہوتا ہے،جس سے جسم کولاجن پروٹین تیار ہوتا ہے۔یہ پروٹین جلد ہڈیوں اور ان کے بندھنوں کی تعمیر کرتا ہے۔اس کے علاوہ کھانے کے بعد سنگترے کھانے سے حیاتین ج کی وجہ سے غذا میں موجود فولاد جسم میں آسانی سے جذب ہوتا ہے،اس طرح یہ خون کی کمی دور کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ماہرین کے مطابق سنگترے اور اس جیسی ترش اشیاء میں چوں کہ حیاتین ج ہوتا ہے،ان کے کھانے سے پھیپھڑے اور نظامِ ہضم کے سرطان سے تحفظ حاصل رہتا ہے۔

سیب

دنیا میں سیب کی کاشت ہزاروں سال سے ہو رہی ہے۔اس کی سات ہزار قسمیں ہوتی ہیں۔اس کا اہم ترین جُز حیاتین ج اور فاسفورس ہوتا ہے۔ اس میں نشاستہ اور ریشہ بھی خوب ہوتا ہے۔اسے چھلکے سمیت ہی کھانا چاہئے۔اسے دور کرنے سے حیاتین ج کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔سیب ہمیشہ تازہ خریدنا چاہئے۔اس پر پڑی جُھریاں اس کے پرانے ہونے کا ثبوت ہوتی ہیں۔140 گرام سیب میں 68 حرارے ہوتے ہیں۔

کیوی فروٹ

چین کا یہ پھل اب نیوزی لینڈ میں خوب کاشت ہوتا ہے۔اس کے علاوہ امریکہ، آسٹریلیا فرانس اور اسرائیل میں بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔

کیوی میں حیاتین ج کے علاوہ حیاتین ھ بھی دوسرے پھلوں سے زیادہ ہوتا ہے۔اس میں غذائی ریشہ بھی خوب ہوتا ہے۔اسے اس کے چھلکے کے ساتھ کھانا چاہیے۔اس کی اپنی بھینی مہک اور لطیف ذائقہ ہوتا ہے۔اس سے اب شراب بھی بن رہی ہے۔

80 گرام کیوی میں دو دن کی درکار حیاتین ج ہوتی ہے،یعنی ایک سنگترے کے برابر۔اس میں 40 حرارے ہوتے ہیں۔

(ماہنامہ ہمدرد صحت مارچ 2009ء)

خبریں

گستاخانہ فلم کے خلاف مظاہرے، 31 افراد ہلاک 250 سے زائد زخمی

گستاخانہ فلم کے خلاف ملک بھر میں یوم عشق رسولؐ منایا گیا۔ پورے ملک میں شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال کی گئی، شہر شہر احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ امریکی پرچم اور ملعون پادری کے پتلے نذر آتش کئے گئے۔ ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے پرتشدد ہوگئے اور پشاور سے شروع ہونے والا پرتشدد احتجاج کا سلسلہ کراچی تک پھیل گیا، مظاہروں کے دوران تشدد اور آتشزدگی کے واقعات میں 31/افراد جاں بحق اور 250 سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ مشتعل مظاہرین نے متعدد سینما گھر، بینک، نجی و سرکاری عمارتیں، پولیس موبائلز سمیت متعدد گاڑیوں اور دیگر املاک کو نذر آتش کردیا جبکہ بعض مقامات پر لوٹ مار بھی کی گئی۔

سافٹ ڈرنکس پینے والے بچوں میں بیماریوں کے زیادہ امکانات

سافٹ ڈرنکس پینے والے بچوں میں ہڈیوں کی خطرناک بیماری ''اوسٹیو پورسس'' کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ دودھ کی بجائے سافٹ ڈرنکس کے استعمال میں اضافہ کے باعث بچوں کی کثیر تعداد کو کیلشیم اور وٹامن ڈی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیلشیم اور وٹامن ڈی ہڈیوں کی مضبوطی کیلئے انتہائی لازمی اجزاء ہیں۔ اسٹیو پوروسس کے شکار بچوں کی ہڈیاں کمزور اور کھوکھلی ہوکر جلد ٹوٹنے لگتی ہیں۔ ہارمونز کے بغیر خوبصورت ہڈیاں جیسی کتاب کی مصنفہ ڈاکٹر ایون روٹ نے کہا ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی ہم سب کو فکر کرنی چاہئے اور بچپن کی اس بیماری کے باعث بڑھتی عمر میں ہڈیوں کے مختلف مسائل پیش آسکتے ہیں۔

روزانہ 8 گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے دل کے امراض میں 80 فیصد اضافہ

نئی تحقیق کے مطابق روزانہ 8 گھنٹے سے زیادہ کام کرنے کی وجہ سے دل کے امراض کے خدشات میں 80 فیصد سے زائد اضافہ ہو جاتا ہے۔ تحقیقی ٹیم کا کہنا ہے کہ کام کے لمبے اوقات کار کے باعث بہت سے ملازمین دل کے دورے یا سٹروکس کا شکار بن جاتے ہیں۔ 1958ء سے لے کر اب تک 12 مختلف تحقیقی مراحل کے دوران دنیا بھر سے 22 ہزار سے زائد افراد پر تحقیق کی گئی جس کے نتائج کے مطابق آٹھ گھنٹے کے روایتی اوقات کار سے زائد کام کرنے والے افراد کو دل کی بیماریوں کے امکانات میں 40 تا 80 فیصد تک اضافہ ہوجاتا ہے۔

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(زیر انتظام نظارت تعلیم القرآن)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مؤرخہ 2 تا 12 ستمبر 2012ء اس سال کی دوسری اور مجموعی طور پر 57 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات اور مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق سال میں تین کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کلاس میں صرف ربوہ سے نمائندگان کو بلایا گیا تھا۔ چنانچہ ربوہ کے 44 محلّہ جات سے 85 نمائندگان نے کلاس میں رجسٹریشن کروا کر شرکت کی۔ اس ٹیچرز ٹریننگ کلاس میں طلباء کی تدریس کیلئے بیت المہدی میں انتظام کیا گیا تھا۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کو نصاب کتابی صورت میں مہیا کیا گیا تھا۔

اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے جس میں 1۔ تجوید اور ناظرہ قرآن 2۔ ترجمۃ القرآن 3۔ عربی گرائمر 4۔ ایک خصوصی نشست ''صحبتِ صالحین'' شامل تھی جس میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔ اس میں طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔ کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ وکالت تعلیم، مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ اور مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن نے سرانجام دیئے۔

کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت اور مقابلہ حفظ قرآن کروائے گئے۔ مورخہ 12 ستمبر کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔ جس میں تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ اور ناظرہ قرآن کا امتحان زبانی تھا۔

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 2 ستمبر 2012ء کو بیت مہدی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے تعارفی رپورٹ پیش کی اور کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے فضائل و برکاتِ قرآن اور تعلیم القرآن کلاسز کے انعقاد کی غرض و غایت کے حوالے سے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔

مورخہ 12 ستمبر 2012ء کو اس کلاس کی اختتامی تقریب دارالضیافت کی جدید عمارت میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں تلاوت اور حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے امتحان اور مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو قرآن کریم شوق اور محبت سے پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانان اور طلباء (جن کی تعداد ایک سو سے زائد تھی) کو دارالضیافت کے نئے ڈائننگ ہال میں الوداعی عشائیہ دیا گیا۔

پروگرام کے اختتام پر کلاس کے تمام شرکاء کو نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے سند شرکت اور ایک رپورٹ فارم دیا گیا جس پر کلاس کے شرکاء اپنی'' کارگزاری رپورٹ تعلیم القرآن'' ارسال کریں گے۔

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، شاملین کو اور سب کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شہزاد گارمنٹس
اعلیٰ کوالٹی مناسب دام
بچگانہ ورائٹی موسم گرما و موسم سرما پر ورائٹی 20% ڈسکاؤنٹ
تمام کالج و سکول کے یونیفارم دستیاب ہے
نوٹ: عدنان گارمنٹس تبدیل ہوکر شہزاد گارمنٹس میں منتقل ہوگئی ہے۔
برائے رابطہ: 0333-9798525

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 24 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:55
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:05

تصحیح

الفضل 21 ستمبر 2012ء صفحہ 2 کالم نمبر 1 پیراگراف نمبر 2 میں مرزا محمود نامی ایرانی کو غلطی سے عیسائی لکھا گیا ہے وہ بہائی تھے۔ احباب درستی فرمالیں۔

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

FR-10